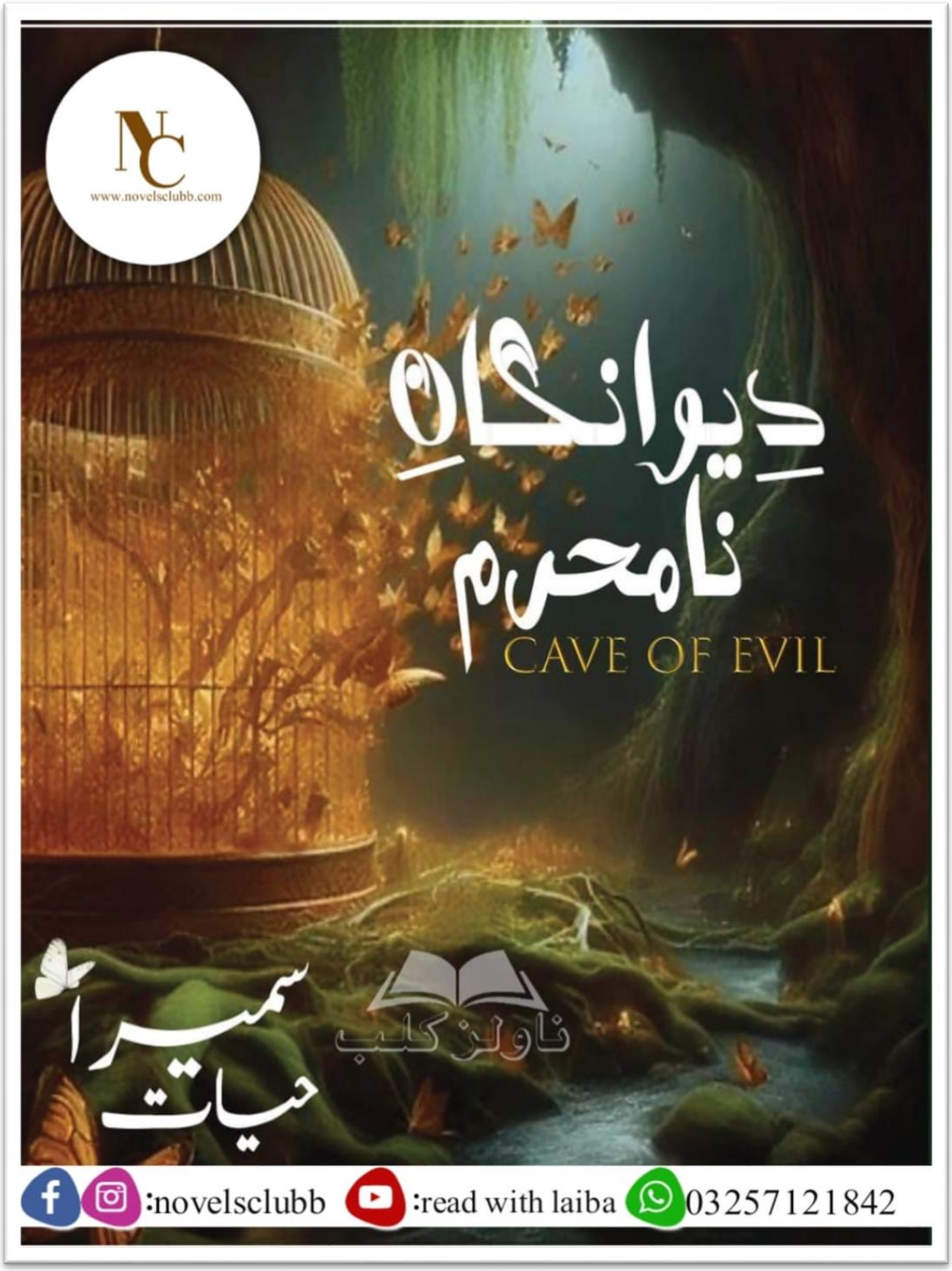
www.novelsclubb.com
دیوانگانِ نامحرم
CAVE OF EVIL
سمیرا حیات
ناولز کلب
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

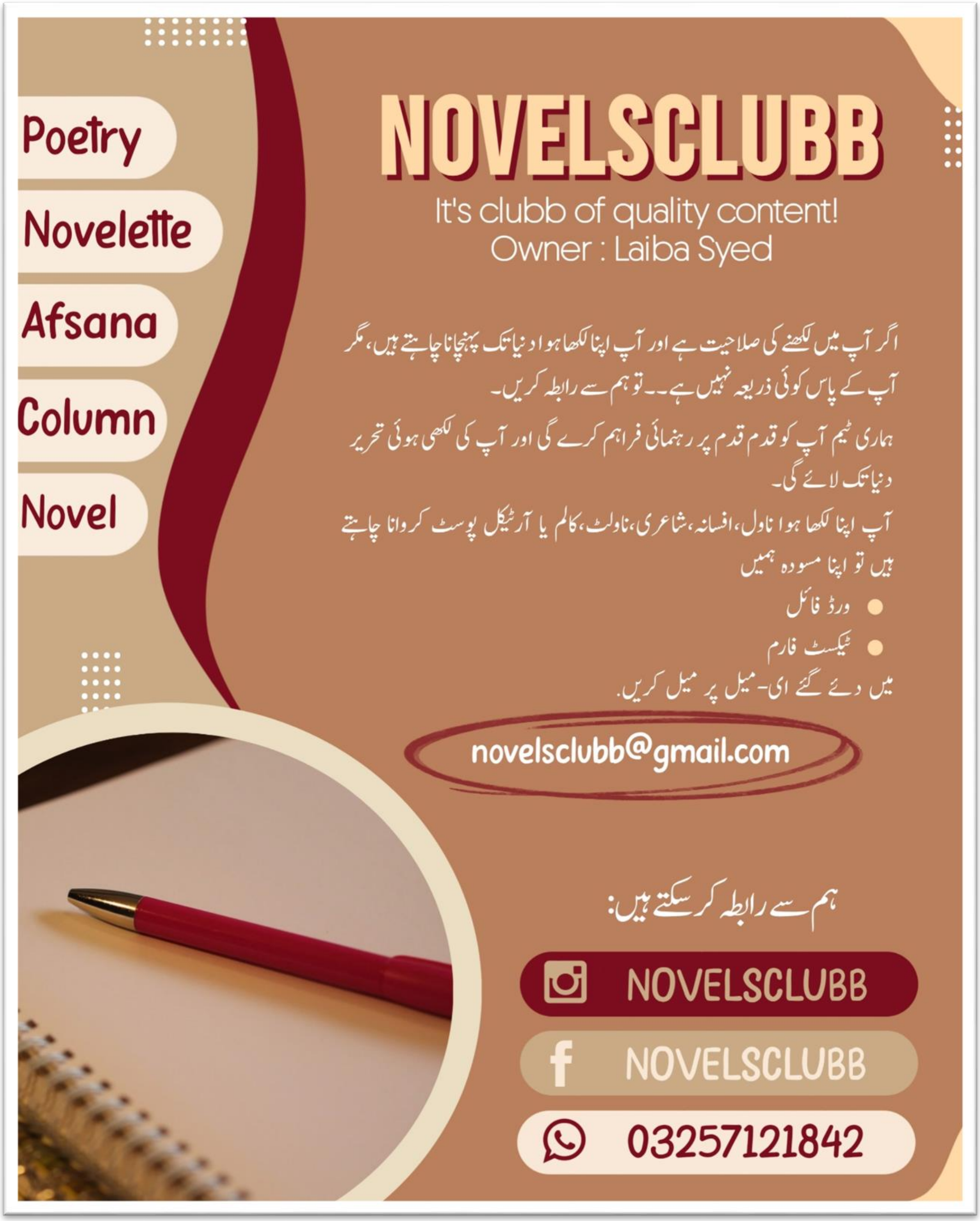
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

دیوانگانِ نامحرم

از قلم

سمیرا حیات

www.novelsclubb.com

دیوانگانِ نامحرم

سمیرا حیات

قسط نمبر 5

www.novelsclubb.com

" ناراض ہو ابھی تک مجھ سے ؟'زوئی کچن میں پہلے سے چائے بنانے میں مصروف تھی اس نے بڑھ کر پیچھے سے اس کے گرد بازو مائل کر لیے

"میں بھلا کیوں ہونے لگی ناراض ؟"اس کے لہجے میں ناراضگی چھلک رہی تھی

"زوئی اس وقت سیچویشن ہی ایسی تھی مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا" ہبہ نے لاچاری سے کہا

"ہبہ میں ناراض نہیں ہوں بس یہ ہے کہ مجھے وہاں چھوڑ کر مت آتی تمہیں پتہ ہے مجھے باہر کا کچھ نہیں پتہ کس سے بات کرنی ہے کس سے نہیں۔۔اگر تم مجھے اپنے ساتھ لے چلتی تو میں اُن غنڈوں سے نے اُلجھتی نا مجھے اس سے ہیلپ لینی پڑتی" اسکی آواز بھر آئی

"زوئی میں سمجھ سکتی ہوں تمہاری حالت لیکن۔۔۔"

"نہیں ہبہ تم نہیں سمجھ سکتی" زورین نے اسکی بات کاٹتے ہوئے اُسے خود سے دور کیا

"وہ مر رہا تھا ہبہ۔۔میرے لیے میرے کہنے پر میرے سامنے وہ اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا میں کچھ نہیں کر پا رہی تھی میں خود کو کتنا مجبور اور کتنا نادم محسوس کر رہی تھی تم نہیں سمجھ سکتی" اسکی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑی ٹوٹ کر گری اور اس کے دوپٹے میں جذب ہو گئی

"وہ اس حالت میں بھی مجھے مسکرا کر دیکھ رہا تھا اور مجھے ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ مجھ پر ہنس رہا ہو کہ زورین حامدی تمہیں کیا لگا میں جھوٹ بول رہا تھا میں تمہارے کہنے پر خود کو ختم نہیں کر سکتا" اسکی آواز کپکپانے لگی ہبہ نے آگے بڑھ کر اُسے زور سے گلے لگا لیا

"مجھے اس دنیا سے خوف آنے لگا ہے ہبہ ---- اس دنیا کے مردوں سے، محبت سے، موت سے مکافات سے مجبوریوں سے، مجھے اس دنیا سے دور جانا ہے بہت دور، اس دنیا کا ہر "م "میری زندگی کی مصیبتوں میں مزید اضافہ کرتا جا رہا ہے" وہ دیوانہ وار روتی جا رہی تھی

"ایم سوری زوئی۔۔۔ آئندہ ایسا نہیں کروں گی آئی پرامس" وہ نادم سی بول رہی تھی

"ایسا کچھ مت سوچو پلیز ہم سب ہیں ناں تمہارے ساتھ, میں سمان سے بات کروں گی وہ یہ معاملہ ہینڈل کر لے تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گی آئی پرامس" اس سے دور ہوتے ہوئے اس کے آنسو پونچھتے ہبہ نے تسلی دی

"ناراض نہیں ہو ناں اب؟" ہبہ نے تصدیقی طور پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا

"ایک اور بات مانو گی۔۔۔؟" ہبہ نے ڈرتے ہوئے اس سے پوچھا وہ سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھنے لگی

"سعد کے رشتے کے لئے ہاں کر دو" زورین نے بے یقینی طور پر اُسے دیکھا

"دیکھو تمہارے لیے یہی اچھا ہے کل کلاں اس نے کچھ غلط حرکت کر دی تو پھر اس سے بہتر یہی ہے کہ تم اپنی طرف سے اس سے برتر ہو جاؤ اور ابھی وہ ہاسپٹل میں بھی ہے تو کوئی پرابلم نہیں ہو گی" ہبہ نے رسانیت سے اُسے سمجھایا

"تم سمجھ رہی ہو ناں میں کیا کہہ رہی ہوں" ہبہ نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھر لیا

زورین نے نادم سی ہو کر اثبات میں سر ہلا دیا

"تو میں امی بابا کو بتادوں سعد کے بارے میں؟" ہبہ نے متلاشی نگاہوں سے اسکے چہرے کو جانچا

اس نے لمبی سانس خارج کر کے اثبات میں سر ہلایا تو ہبہ نے خوش ہو کر اُسکا سر چوم لیا اور وہ بس اپنے اندر خوشی کے احساس کو ٹٹولتی ہی رہ گئی

♡♡♡♡♡♡♡♡

"سب خوش ہو جائیں گے ناں مجھے دیکھ کر؟" راحم نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا

"بالکل کوئی شک ہے آپکو،، طلحہ نے شاپنگ بیگ پکڑے ٹانگ سے دروازہ کھولتے ہوئے جواب دیا

وہاں سے گزرتی ہوئی سبین بیگم طلحہ کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گئیں

"طلحہ تم یہاں ہو تو تو راحم....." اُن کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے راحم کو دیکھ اُنکی آنکھیں بھر آئیں

"راحم میری جان" وہ روتے ہوئے اس کے گلے لگ گئیں راحم نے کس کر اُنھیں گلے لگا لیا

www.novelsclubb.com

"یہ کیا پاگل پن کر دیا تھا ایک بار بھی ہمارا خیال نہیں آیا" وہ اس سے جدا ہوتی شکوہ کرنے لگی

"ایم سوری مما پتہ نہیں کیا ہو گیا تھا مجھے آپکو پتہ ہے ناں آپکا راحم تھوڑا پاگل سا ہے بس ہینڈل نہیں ہوا وہ سب مجھ سے" وہ اُن کے ہاتھ تھامے بے چارگی سے جواب دینے لگا

"مما چلیں" صلح اپنا بیگ سیٹ کرتے ہوئے اُنکی طرف چلی آئی اور پھر راحم کو دیکھ کر ناراضگی سے اپنی جگہ پر رک گئی ادیبہ خوشی سے بڑھ کر اس کے گلے لگ گئی

I really miss you "بھائی،،

I miss you too "میری جان،،" اس نے محبت سے کہتے اشارے سے صلح کی ناراضگی کا پوچھا

"آپ سے ناراض ہیں آپی آپکو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا،، ادیبہ نے ڈانٹتے ہوئے کہا

"ہمم،، وہ سمجھنے کے انداز سے سر ہلاتا صلح کی طرف چلا آیا

www.novelsclubb.com

"مما میں نے سنا ہے کوئی ناراض ہے ہم سے،،اس نے شریر انداز میں سبین بیگم کو مخاطب کیا صلح نے آنسو چھپاتے ناراضگی سے منہ پھیر لیا

"رو رہی ہو؟،،اس نے صلح کی آنکھوں کی نمی کو پیار سے دیکھا

"بالکل بھی نہیں میں کیوں روؤں؟،،،اس نے اسی طرح منہ موڑے سختی سے کہا

"اچھا،،تو ناراض ہو؟؟"

"میں کیوں ہونے لگی ناراض ہمیں کوئی حق ہے بھلا آپکی زندگی ہے جو مرضی کریں ہم کون ہوتے ہیں بولنے والے،،،اس کی بولتے ہوئے ہچکی بندھ گئی راحم نے بڑھ کر اُسے گلے لگا لیا

"سوری ناں میری ماں غلطی ہو گئی آئندہ ایسا کبھی نہیں کروں گا،،،اس نے ندامت سے معافی مانگی

"بہت برے ہیں آپ بھائی،،ایک پل کے لئے بھی نہیں سوچا ہمارا کیا ہوتا آپکے بغیر" وہ ہچکیاں بھرتی زور و شور رونے لگی

"اچھا ناں،،ابھی کچھ ہوا تو نہیں ہے ناں صحیح سلامت تو ہوں تمھارے سامنے"

www.novelsclubb.com

"اور اگر خدانخواستہ ایسا نہ ہوتا تو،، آپکو پتہ ہے ڈاکٹر نے کہا ہے لاسٹ منٹ پر آپکو لایا گیا کتنی مشکل سے آپکی جان بچی کچھ ہو جاتا تو آپکو؟" وہ راحم کا چہرہ ہاتھ میں لیے فکر مندی سے بول رہی تھی تبھی طلحہ کے پیٹ میں مروڑ اٹھے

"انکا بس چلتا تو لاسٹ منٹ پر بھی نہ پہنچتے" اس نے آگے بڑھ کر بیگ صوفے پر پھینکتے اپنی سرخ ہوتی انگلیوں کو لاچاری سے دیکھا

"کیا مطلب؟؟" صلح اسکی بات پر چونکی

"طلحہ" راحم نے اُسے آنکھیں دکھائیں

"جناب بھابھی صاحبہ کی مدد کرنے پہنچے تھے خواب آور گولیاں کھا کر اور ڈرائیونگ بھی کس سے کروائی جنہیں ڈرائیونگ کا ڈی بھی نہیں آتا تھا" طلحہ نے صوفے کے دوسرے سائیڈ گھوم کر اس سے دور ہوتے بات بتائی

"کیا؟؟" صلح نے صدمے سے راحم کو دیکھا

"راحم کیا کہہ رہا ہے طلحہ؟" سبین بیگم فکر مندی سے اس کے پاس چلی آئیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"مما ایسے ہی فضول کی بکواس کر رہا ہے" اس نے طلحہ کو گھورتے ہوئے اُنھیں تسلی دینی چاہی

"پیشنٹ لیڈیز پیشنٹ ابھی آگے سننا باقی ہے" اس نے ہوا میں ہاتھ لہراتے بات آگے بڑھائی

"طلحہ چپ ہو جاؤ ورنہ میں تمہارا منہ توڑ دوں گا" راحم نے آگے بڑھ کر کشن اٹھا کر اُسے مارا لیکن نشانہ مس ہو گیا

"طلحہ بولو آگے کیا؟؟" صلح اُسے گھورتے ہوئے طلحہ سے پوچھنے لگی

"جناب کی طبیعت خراب ہو رہی تھی لیکن ہاسپٹل نہیں جانا تھا انہیں تو اُن سے محبت بھری باتیں کرنی تھیں" طلحہ نے ایک ایک لفظ پر زور دیتے کہا

راحم کھسیایا سا سب کو دیکھنے لگا صلح حیرانی سے منہ کھولے اُسے دیکھ رہی تھی

"یعنی کہ ہاسپٹل پہنچنے میں دیر ہوئی نہیں تھی جان بوجھ کر کی گئی تھی اور ڈرائیور بھی ایسا تھا کہ جس کے ساتھ ہاسپٹل پہنچنے پر بھی موت تھی اور نہ پہنچنے پر بھی،،، یہ تو ہماری ماں کی

www.novelsclubb.com

دعائیں ہیں جو رنگ لے آئیں ورنہ انہوں نے تو کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی" طلحہ نے پچھلے دنوں کی ٹینشن اور پریشانی کا خوب بدلہ لے لیا

"سیریسلی بھائی؟" صلح اُسے بے یقینی سے دیکھنے لگی

"راحم طلحہ جو بول رہا ہے سب سچ ہے؟؟" سبین بیگم نے اُسے اپنی طرف پلٹائے ہوئے پوچھا

اور وہ بے زباں سا اُنکا منہ دیکھنے لگا

"مماوہ...." اس نے ندامت سے سر جھکا لیا

"راحم جتنے بھی بیوقوف اور غصے سے تیز صحیح اس قدر بیوقوفی کی امید نہیں تھی تم سے" وہ ناراضگی سے کہتی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

"صلح تم تو میری بات کو سمجھ......." راحم کی بات اُدھوری ہی رہ گئی صلح بھی غصے سے پاؤں پٹختی اپنے کمرے میں چلی گئی

"فسادی عورت ٹھنڈ پڑی تُجھے" راحم نے غصے سے کھا جانے والی نظروں سے طلحہ کو دیکھا

"ہاہاہا بالکل آپ بھی تھوڑا مزا چکھیں۔۔۔چار دن سے ہماری جان سولی پر ٹنگی تھی" طلحہ اچھل کر صوفے پر چڑھ بیٹھا

"تم ناراض نہیں ہو تم نے نہیں جانا؟" راحم نے پلٹ کر ادیبہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو اس نے ہنستے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا

" چلو آؤ پھر گفٹ چیک کرو" راحم نے ہاتھ کے اشارے سے اُسے بلایا دونوں گھوم کر صوفے پر بیٹھ گئے

"جا دفع ہو جوس لے کر آ" راحم نے ایک اور کُشن اٹھا کر اُسے مارا

"توبہ ہے بیٹھنے بھی نہیں دیتے" وہ منہ بناتے ہوئے شکوہ کرتا جوس لینے اٹھ گیا

"بابا کہاں ہیں؟" راحم نے سرگوشی سے ادیبہ سے پوچھا

"بابا اسلام آباد گئے ہیں دو دن بعد آئیں گے" ادیبہ نے جاسوسی انداز میں بتایا وہ سمجھنے کے انداز سے اثبات میں سر ہلا کر مسکرا گیا

www.novelsclubb.com

♡♡♡♡♡♡♡♡

رات کی تاریکی عروج پر تھی غنی مینشن کے لاؤنج میں سبھی خاموش بیٹھے ایک دوسرے کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے کہ تبھی دروازہ کھلنے کی آہٹ ہوئی سب اسی طرف متوجہ ہوئے

"میرا شیر گھر آ گیا" شیرازی بیگ بانہیں پھیلائے خوشی سے راحم کی طرف بڑھے

"ماموں آپ اس وقت ؟" وہ چونکتے ہوئے خوشی سے ان کے گلے لگ گیا

"کیوں بھئی میں اس وقت نہیں آ سکتا ؟" انھوں نے سوالیہ نظروں سے سبین بیگم کو دیکھا

"کیوں نہیں آ سکتے تمہارا اپنا گھر ہے" سبین بیگم نے خفگی سے ڈپٹا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ادیبہ نے جیسے ہی مجھے راحم کے گھر آنے کا بتایا مجھ سے صبر نہ ہوا" وہ صوفے پر براجمان ہوتے ہوئے گویا ہوئے

"اچھا کیا آپ آ گئے میں خاموش بیٹھے بیٹھے بور ہو رہا تھا" راحم نے بچوں سا منہ بنایا

"وہ کیوں بھئی؟ سب کے ہوتے ہوئے کب سے بور ہونے لگے؟" شیرازی بیگ نے خاصی حیرانی سے پوچھا

"ناراض ہیں سب" راحم نے اداسی سے منہ لٹکایا

"وہ کیوں؟" وہ حیرت زدہ ہوئے

"ان کے خود کے کارنامے ہیں ماموں" موبائل پر گیمز کھیلتے طلحہ نے بیچ میں ٹانگ اڑائی

"تیرا کیا ہوا فساد ہے کمینے" راحم کشن اٹھا کر پوری قوت سے طلحہ کو دے مارا

"ارے ارے لڑو مت،، ہوا کیا ہے؟" ان کے سوال پر راحم خاموش ہو گیا طلحہ کوٹ کے کالر میں منہ چھپائے ہنسنے لگا

www.novelsclubb.com

" صلح کیا ہوا ہے بیٹا "اب کے وہ کب سے خاموش بیٹھی صلح کی طرف متوجہ ہوئے اور وہ تو جیسے بھری بیٹھی تھی روتے ہوئے ساری بات بتا دی طلحہ کی ہنسی میں مزید اضافہ ہو گیا راحم کی کھا جانے والی نظروں کو خاطر میں لائے بغیر وہ ہنستے ہوئے صوفے پر لوٹ پوٹ ہونے لگا

"طلحہ بری بات "سبین بیگم نے بھی آنکھیں دکھائیں اب کے وہ زرا سنبھل گیا

" بد تمیز و شرم نہیں آتی میری بیٹی کو تنگ کرتے ہوئے " شیرازی بیگ نے مصنوعی ناراضگی سے دونوں کو ڈانٹا

"ماموں میں نے کیا کیا ہے یار،، جب سے ہاسپٹل سے آیا ہوں دونوں ناراض ہو کر بیٹھی ہیں "راحم نے دہائی دی

"ناراض نہیں ہوں تو کیا پھولوں کے ہار پہناؤں آپکو اتنا بڑا کارنامہ سر کرنے پر " صلح نے آنسو پونچھتے خفگی سے کہا

" پتہ بھی ہے بہن کتنی حساس ہے دونوں کے بارے میں پھر بھی ہر وقت تنگ کرتے رہتے ہیں "سبین بیگم نے بھی آگے بڑھ کر گلہ کیا

"اوئے خبردار جو میری بیٹی کو کسی نے تنگ کیا،، لیبارٹری لے جا کر کیمیکل مکس کرواؤں گا وہ بھی بنا کسی پروٹیکشن کٹ کے کان کھول کر سن لو راحم طلحہ" شیرازی بیگ نے انگلی اٹھائے دونوں کو دھمکی

"کیوں؟ کیوں؟ میں نے کیا کیا ہے؟" طلحہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا

"گھر پر بات کس نے بتائی" صلح نے اسے گھورا

"یہ صیحیح ہے بات بھی بتاؤ اور ڈانٹ بھی کھاؤ" طلحہ منہ بسورتا واپس گیم میں مشغول ہو گیا

ء"اب تو موڈ ٹھیک کرو ماموں سے ڈانت پٹوادی ہے ناں''" راحم نے صلح کو منایا مگر وہ خفگی سے منہ پھیر گئی

"ہاں اس بار احسان کر دو اس گدھے پر نیکسٹ ٹائم اگر اس نے کچھ کیا تو اپنے گھر لے جاؤں گا تمہیں" شیرازی بیگ نے بھانجے کے حق میں آواز اٹھائی

"چلو جی یہ صیحیح ہے،،، ابھی چلی جاؤ کچھ دن گزار آؤ" راحم ناراضگی سے بولا

www.novelsclubb.com

"کچھ دنوں کے لیے نہیں ہمیشہ کے لیے لے کر جاؤں گا اپنی بیٹی بنا کر" انھوں راحم کے کان مروڑے

"کس خوشی میں ؟" راحم نے کان بچاتے حیرت سے پوچھا سبین بیگم اور صلح بھی ناسمجھی سے اُنھیں دیکھنے لگی

"کیا مطلب ؟" سبین بیگم نے جھجھکتے ہوئے پوچھا

"ابھی ویسے وقت تو مناسب نہیں ہے ایسی باتوں کا" شیرازی بیگ نے تمہید باندھی صلح کی دھڑکنیں جل تھل ہونے لگی

"آپا دراصل کافی عرصے سے میں اذن کیلئے صلح کا ہاتھ مانگنا چاہ رہا تھا آپ سے" ان کی بات پر سب ہکا بکا سے انھیں دیکھنے لگے مارے حیرت طلحہ کے ہاتھ سے موبائل نیچے گر گیا وہ لا یقین سا ماموں اور صلح کو دیکھنے لگا

صلح سب کی نظروں کو خود پہ پا گھبراتے ہوئے بے ترتیب دھڑکنیں لیے کچن میں بھاگ گئی

"یہ کیا تھا؟" طلحہ ہونکا سا صلح کو دیکھنے لگا

"بیگ یہ کیا مانگ لیا تم نے" سبین بیگم خوشی اور نروس کے ملے جلے جذبات سے بولیں

"آپا سچ میں میری دلی خواہش ہے کہ صلح میرے اذن کی دلہن بنے" انھوں نے منت بھرے لہجے میں کہا

صلح کپکپاتے ہاتھوں کو دوپٹے میں چھپاتی جسم میں ہو رہی خوشی بھری بے چینی سے کچن میں چکر کاٹنے لگی

"وہ تو ٹھیک ہے میں تمہاری خواہش کا احترام کرتی ہوں مگر ابھی غنی شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں ان کی اجازت کے بنا میں تمہیں کوئی جواب نہیں دے سکتی" سبین بیگم نے رسانیت سے سمجھایا

"میں جانتا ہوں آپا اور مجھے پورا یقین ہے جواب ہاں میں ہی ہوگا لیکن جیسے ہی ہاں ہو میں چاہتا فوراً سے ہم ان دونوں کا نکاح کر دیں"" وہ پر جوش طریقے سے بولے راحم اور طلحہ بے زباں سے ان دونوں کی گفتگو سن رہے تھے

www.novelsclubb.com

"اتنی آناً فاناً کیسے سب اور ابھی تو ہم راحم کی شادی کا سوچ رہے ہیں غنی آئیں تو رشتہ لے کر جائیں گے" سبین بیگم کی بات پر راحم کی باچھیں کھل گئیں طلحہ نے داد بھری نظروں سے راحم کو دیکھا

"کیا مطلب رشتہ لے کر جانا ہے؟" عقب سے مائرا کی غصے بھری آواز ابھری

"ممانی یہ کیا جھوٹے دلاسے دے رہی ہیں آپ راحم کو وہ میرا منگیتر ہے اور اسکی شادی بھی مجھ سے ہی ہو گی" اس نے حق جتاتے ہوئے زعم سے کہا

"میں تمھیں جواب دینے کی پابند نہیں ہوں جو پوچھنا ہے اپنے ماموں سے پوچھنا تب تک گیسٹ روم میں ہی رہو یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے" سبین بیگم کے دوٹوک لہجے پر اس نے تڑپ کر راحم کو دیکھا مگر وہ بے پرواہ کی مورت بنا اسے اگنور کر گیا

طلحہ آہستہ سے وہاں سے کھسک کر اپنے کمرے میں چلا گیا

"تمھیں سنائی نہیں دیا؟ جاؤ یہاں سے" سبین بیگم کے سخت رویے پر مشتعل ہوتی واپس چلی گئی

"سارا موڈ خراب کر دیا" انھوں بدمزگی سے سر جھٹک

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"چلیں آپا اجازت دیں پھر میں چلتا ہوں" شیرازی بیگ نے بھی وہاں سے جانے میں ہی غنیمت جانی

"خوشخبری دیجئے گا پھر جلد مجھے ، راحم کی بھی اور صلح کی بھی" وہ کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر بولے

"ہاں ضرور انشاءاللہ ایک دو دن میں غنی بھی واپس آجائیں گے اور راحم کے اسٹیچیز بھی کھل جائیں گے پھر انشاء اللہ جائیں گے ہم" سبین بیگم نے مسکراتے ہوئے انھیں تسلی بھرا جواب دیا

"چلیں ٹھیک ہے میں انتظار کروں گا،، خیال رکھنا میرے شیر" کہتے ہوئے انھوں نے راحم کا کندھا تھپتھپایا

وہ اثبات میں سر ہلا کر ان کے گلے ملا اور پھر شیرازی بیگ نے باہر کی طرف قدم بڑھا دیے

"مما" ان کے جاتے راحم نے سبین بیگم کو مخاطب کیا

ء"ہاں بولو"" انھوں نے ناراضگی بھولتے جواب دیا

"کیا صلح خوش ہو گی اس رشتے سے ؟"راحم نے جھجھکتے ہوئے سوال کیا

"کیوں کیا کمی ہے میرے بھتیجے میں ؟"انھوں تیوری چڑھا کر پوچھا

"کوئی کمی نہیں بیسٹ ہے وہ میں صلح کے حوالے سے پوچھ رہا تھا وہ اگر اذن کے ساتھ خوش ہو گی تبھی ہاں کیجیے گا"راحم نے فکرمندی سے کہا

"خوش ہی ہو گی،،،اور اتنا ہی خوش ہو گی جتنا تم زورین سے رشتہ جوڑنے پر ہو گے"سبین بیگم نے مسکراتے ہوئے معنی خیزی سے کہا

"کیا مطلب ؟"وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگا

"خود ہی سمجھو مطلب "وہ اس کے بال بکھیرتی صلح کی طرف چلی آئیں جو کچن کے دروازے سے چپکی ان کی باتیں سن رہی تھیں

"خوش ہے میری بیٹی "سبین بیگم نے مسکراتے ہوئے آبرو اچکا کر اسکی کیفیت پوچھی جس پہ وہ شرما کر انہیں گلے لگ منہ چھپا گئی

www.novelsclubb.com

♡♡♡♡♡♡♡♡

بادصبا کبھی تو لوٹ کر آنا تو

میرے ویراں باغیچے میں

"ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہے میری بیٹی" سعد کی امی نے اس کی بلائی لی جبکہ وہ بری طرح سے جھنب سی گئی

"جی ماشاءاللہ بس بیماری کی وجہ سے کمزور ہو گئی ہے تھوڑی" بتول بیگم نے ان کی بات کی تائید کی

" بیماری تو زندگی کا حصہ ہے آتی جاتی رہتی ہے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے بچی بھی پریشان ہوتی ہوگی "انھوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا

"اور دیکھے بھالے تو ہوئے ہیں ہم آپس میں،، میں تو کہتی ہوں بس جلدی سے شادی کر کے زورین کو اپنے ساتھ لے جاؤں" وہ بھرپور خوش ہوتے ہوئے اپنے دل کی بات کہہ گئیں زورین نے تڑپ کر ہبہ کو دیکھا اور ہبہ نے اپنی ساس کو

"اتنی بھی کیا جلدی ہے لڑکی والے ہیں انھیں سوچنے کا وقت تو دو" انھوں نے بہن کو ٹوکا

"بس کیا کروں میں" وہ جھنپ کر ہنستے ہوئے حواس باختہ ہوئی بتول بیگم کی طرف متوجہ ہوئیں

"دراصل سعد کے پہلے نکاح کی وجہ سے میں ڈر گئی ہوں.. آپکو بتایا تو ہوگا ہبہ نے ہم نے سعد کا نکاح کیا تھا اور اسکے بعد وہ اسلام آباد تعلیم مکمل کرنے چلا گیا تھا لیکن جب وہ پلٹا اور ہم نے اس کی شادی کی تقریب کا سوچا تو قسمت ہمارے ساتھ کھیل کھیل گئی، """ وہ بتاتے ہوئے آبدیدہ ہو گئیں بتول بیگم نے بڑھ کر پانی کا گلاس انھیں تھمایا زوئی پوری توجہ سے ان کی بات سن رہی تھی پانی ختم کر وہ پھر سے گویا ہوئیں

"اس لڑکی کو کسی اور سے محبت ہو گئی جب ہم رخصتی کی تاریخ لینے گئے تو اس نے خلع کا دعوا کر دیا،،، سعد کو جب پوری حقیقت معلوم ہوئی تو اس نے خود ہی طلاق دے کر نکاح ختم کر دیا... پتہ نہیں آج کل کی لڑکیوں کو کیا ہو گیا ہے ماں باپ کے علم میں لائے بغیر غلط راستوں پر گامزن ہو گئی ہیں" انھوں نے تاسف سے کہتے بات مکمل کی

زورین نے چور نظروں سے ہبہ کو دیکھا

"بس کیا کریں ماں باپ دھیان ہی نہیں دیتے بچوں کی تربیت پر.. موبائل اور ٹی_وی ڈراموں نے بچیوں کو بگاڑ دیا ہے" ہبہ کی ساس نے جلتی پر تیل کا کام کیا

"نہیں بہن ایسی بات نہیں ہے.. ہماری بھی تو بچیاں ہیں ماشاءاللہ سے مجال ہے جو کبھی آنکھ اٹھا کر جواب دیا ہو" بتول بیگم نے فخریہ لہجے میں کہا" یہ تو کمزور ایمان والے شیطان کے بہکاوے میں آ جاتے ہیں" بتول بیگم کی بات پر زورین خود کو چور محسوس کرتی وہاں سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

"اسے کیا ہوا" ہبہ کی ساس نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں امی شرما گئی ہے آپ لوگ باتیں میں دیکھ کر آتی ہوں" ہبہ بہانہ تراشتی جلدی سے زورین کی طرف بھاگی

دوپٹہ اتار بیڈ پر پھینکے وہ بے چینی سے کمرے کے چکر کاٹ رہی تھی

"زوئی کیا بد تمیزی تھی یہ؟" ہبہ نے اسے بازو سے تھام دبی آواز میں ڈانٹا

"ہبہ مجھے گھبراہٹ ہو رہی ہے.. اگر کسی کو اس کے بارے میں پتہ چل گیا تو کیا ہو گا" زورین بوکھلائے سی بولی

"آہستہ بولو،،، تمہاری جیسی حرکتیں ہیں تم خود ہی بتادو گی سب کو" ہبہ نے غصے سے دانت پیسے

"ہبہ وہ لوگ ایک بار پہلے بھی ایسا دھوکہ کھا چکے ہیں اگر پھر سے...."

"بکومت!" ہبہ نے غصے سے اسکی بات کاٹی

"اس نے بے شرمی سے خود ناجائز تعلق بنایا تھا،، تم نے تو کبھی اسے بڑھاوا نہیں دیا وہ تو خود جاھلوں کی طرح پیچھے پڑا ہے" اسکی بات پر زورین کے دماغ میں خواب گردش کرنے لگا وہ دوبارہ سے پسینے سے شرابور ہونے لگی

"شادی کے بعد سعد کو سب سچ بتا دینا وہ خود ہی نبٹ لے گا اس سے... چلو اب حلیہ ٹھیک کرو اور چلو باہر" ہبہ نے دوپٹہ اٹھا کر زورین کو اوڑھایا

"سردی میں بھی پسینے چھوٹے ہوئے ہیں بے وقوف کے" ہبہ نے ٹشو پیپر سے اسکا چہرہ پونچھتے ہوئے ڈانٹا جبکہ وہ اپنی جگہ کھسیا سی گئی

♡♡♡♡♡♡♡♡

www.novelsclubb.com

اسٹیچز کھلوا کر واپس لوٹا تو گھر میں ملازموں کی غیر معمولی حرکت دیکھ وہ چونکا

"بابا آ گئے ہیں؟" راحم نے صوفے پر ٹیب سے کھیلتی ادیبہ کے کان میں سرگوشی کی اس نے مسکراتے ہوئے زور و شور سے ہاں میں سر ہلا دیا

"کہاں ہیں؟؟" راحم نے اسی انداز میں ادیبہ سے پوچھا

"گیسٹ روم میں ہیں پھپھو کے پاس" ادیبہ نے بھی اسی انداز میں جواب دیا اسکے جواب پر راحم کی مسکراہٹ سمٹ گئی

"میں بابا سے مل کر آتا ہوں،، طلحہ کو بولنا جوس لے کر آئے میرے لیے" اس کے بالوں کو سہلاتے وہ گیسٹ روم کی طرف بڑھ گیا

"ماموں آپ ہر بار اسی طرح بولتے ہیں لیکن راحم اپنی مرضی کر لیتا ہے" کمرے سے مائرا کی چلاتی ہوئی آواز نے اس کے قدم وہی جما دیے

"ماموں پر بھروسہ کرو میری جان منگنی کا وعدہ کیا تھا کروائی ناں اب کہہ رہا ہوں رشتا لے جانے دو پھر توڑنے کی ذمے داری میری ہے،،، آزر غنی کا ایک ایک لفظ اُسے زمین کی گہرائیوں میں گرائے جا رہا تھا وہ بے یقینی سے بند دروازے کو دیکھ رہا تھا

"غنی تم تو رہنے دو بیٹے کی ذرا سی خودکشی کی دھمکی نہیں سہہ پائے اور منگنی توڑنے آ گئے کل کو کچھ اور کر دیا تو ہم سے تو لاتعلق ہی ہو جاؤ گے،،، پھپھو نے خفگی سے اُن کی بات کاٹی

تبھی طلحہ وہاں آموجود ہوا

"بھائی جو....." راحم نے سختی سے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ اسکی آواز کو دبایا طلحہ حیرانی سے اسکی نمی بھری سرخ آنکھوں کو دیکھنے لگا

"باجی آپ دونوں کو میں کب سے سمجھا تو رہا ہوں،، میں صرف اسکی ضد کی خاطر رشتا لے کر جاؤں گا لیکن شادی نہیں ہوگی راحم کی اس لڑکی سے،، یہ بات لکھ لیں آپ دونوں،،، اول تو وہ لوگ ہماری حیثیت دیکھ کر رشتہ رد کر دیں گے نہیں تو میں اُنھیں پیچھے ہٹنے پر مجبور کر ہی دوں گا" طلحہ سن ہوتے کانوں سے اُنکی بات سن رہا تھا راحم شکوہ بھری نظروں سے اُسے دیکھ رہا تھا جیسے جتا رہا ہو "اس طرح مانے تھے بابا"

راحم نے بے ضبط ہو کر طلحہ کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر توڑنے کے انداز سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا

"واہ واہ غنی صاحب واہ"، وہ تالی بجاتے تاسف سے اُنھیں دیکھنے لگا تینوں سٹپٹائے سے حیران کھڑے اسکی موجودگی پر یقین کرنے کی کوشش کر رہے تھے

"راحم میری جان تم کب آئے ہاسپٹل سے؟" آزر غنی ہاتھ پھیلائے اسکی طرف بڑھ کر ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے تھے جیسے انہوں نے کچھ کہا ہی نہ ہو

"کتنی منافقت کریں گے آپ" راحم تنفر سے اُن کے ہاتھ جھٹکتے زور سے چیخا

"میں نے سب سن لیا ہے آپکے چہرے کا نقاب اُتر چکا ہے اب آپ کھل کر کہہ سکتے ہیں جو بھی آپکو کہنا ہے" اس نے کراہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھا

" بابا آپ سے یہ امید نہیں تھی بہت بھروسہ تھا ہمیں آپ پر " طلحہ نے آبدیدہ ہو کر اُنھیں دیکھا

"تم چپ کرو جو بھی کر رہا ہوں اس کی بھلائی کے لئے کر رہا ہوں" انہوں نے اُلٹا اُسے ہی ڈانٹ دیا

"اُن کے پیار سے اُنھیں جدا کرنا آپکی نظر میں بھلائی ہے؟، تو ایسی بھلائی نا ہی کریں آپ" وہ غصے سے بپھرا

www.novelsclubb.com

"بکواس بند کرو باپ کے سامنے زبان چلا رہے ہو،، حالت دیکھو اس مجنوں کی شادی سے پہلے یہ حال ہے شادی کے بعد کیا کرے گا یہ" انہوں نے طلحہ کا بازو پکڑ کر اس کے سامنے کیا

"آپکو میری فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے آپ بس اپنی بہن اور بھانجی کی فکر کریں" راحم نے آنسو پیتے ترش لہجے میں کہا

"باپ سے کوئی ایسے بات کرتا ہے" پھپھو نے آگ پر تیل کا کام کیا

"آپ دور رہیں ہمارے گھر کے معاملے سے یہ سارا فساد آپکا اور آپکی بیٹی کا کیا دھرا ہے" راحم انگشت کی انگلی اٹھائے انہیں متنبہ کرتا بری طرح سے اُن پر برس پڑا

"راحم،،،" غنی صاحب نے چلاتے ہوئے تنبیہہ طور پر ہوا میں ہاتھ اٹھایا

"بابا" طلحہ نے دہل کر اُنکا ہاتھ پکڑا

"ہٹو تم مارنے دو انھیں رک کیوں گئے ماریں ناں ایک بار مار چُکے ہیں دوسری بار مار لیں گے تو کونسی بڑی بات ہو جائے گی،، راحم نے طلحہ پیچھے ہٹاتے اُن کے سامنے تن کھڑا ہوا

www.novelsclubb.com

"راحم چلے جاؤ یہاں سے میری برداشت ختم ہو جائے گی" انہوں نے انگلی اٹھا کر اُسے تنبیہہ کی طلحہ معاملہ بگڑتا دیکھ سبین بیگم کو بلانے بھاگا

"برداشت تو میری ختم کی ہی آپ نے اور آپکے جھوٹے وعدوں نے آپ کو بیٹے کی موت سی حالت بھی عبرت نہیں دے سکی موت سے لڑ کر زندگی پائی لیکن آپکو کوئی احساس نہیں" اذیت کے مارے اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے

"مجھے احساس ہے میرے بچے اسی لیے اس سے دور کر رہا ہوں تمہیں مجھے میرا پہلے والا راحم واپس چاہیے" انہوں نے پیار سے اس کا چہرہ ہاتھوں میں بھر لیا

"آپکو راحم نہیں کام کرنے والی مشین چاہیے لیکن آپ بھی ایک بات ذہن نشین کر لیں اگر مجھے وہ نا ملی تو آپ کو بھی آپکا بیٹا کبھی نہیں مل پائے گا" راحم نے نخوت سے اُن کے ہاتھ جھٹکے

"ایسا کیا ہے اس میں جو اتنا پاگل ہوئے جا رہے ہو کیا کمی ہے مائرا میں،، وہ اسکی حرکت پر مزید آگ بگولا ہوئے

"شرم کی... حیا کی۔۔۔پردے کی کمی ہے اس میں.. آپکی بھانجی اسکی جوتی کے برابر بھی نہیں ہےء" وہ زمانے کی حقارت لہجے میں بھرے بول رہا تھا

"بہت کر لی تم نے بکواس دیکھ رہی ہوں کتنی دیر سے میری بے عزتی کیے جا رہے ہو مت بھولو تمہاری منگیتر ہوں میں" مائرا نے ٹوکتے ہوئے بھرپور حق جتایا

"پھینک دیا کب کا میں نے اس دو ٹکے کی منگنی کے بوجھ کو،،، راحم نے ہاتھ اس کے سامنے لہرایا

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری منگنی کی رنگ کو پھینکنے کی اب میں دیکھتی ہوں کس طرح تم ماموں کو لے جاتے ہو اس تھرڈ کلاس لڑکی کے گھر،،،

راحم نے بے ضبط ہو کر غصے سے تھپڑ مارنے کیلئے ہاتھ ہوا میں بلند کیا سب ہکا بکا اُسے دیکھنے لگے مائرا کی روح سمٹ کر آنکھوں میں منجمد ہو گئی

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا لڑکی پہ ہاتھ اٹھاؤ گے،، بیٹی کو سہمے دیکھ انہوں نے دہل کر راحم کو پیچھے کو دھکا دیتے غصے سے کہا لیکن اِس نے آگے بڑھ کر دائیں ہاتھ سے اُس کا منہ بھینچ لیا

www.novelsclubb.com

"خبردار ایک لفظ بھی اس کے بارے میں کہا،، یہیں کھڑے کھڑے تمہیں زندہ زمین میں گاڑھ دوں گا،، اس نے اپنے ہاتھ کے پنجے میں مائرا کے گالوں کو زور سے بھینچے ہوئے دھمکی دی مائرا کا سراپا کپکپا اٹھا وہ لرزتے ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھڑوانے کی ناکام کوشش کرنے لگی

"راحم چھوڑو اُسے،،، آزر غنی نے آگے بڑھ کر اُس کا ہاتھ جھٹکا

"دفع ہو جاؤ میرے گھر سے کوئی جگہ نہیں ہے تم جیسے جانور کی میرے گھر میں دیکھتا ہوں کون رشتا دیتا ہے تمہیں بنا میرے نام اور بنا میرے پیسے کے،، انہوں نے اُسے کالر سے پکڑ کر کمرے سے باہر نکالا وہ اذیت سے اُنھیں دیکھنے لگا" یہ شخص میرا باپ کبھی نہیں ہو سکتا"

"میں جی لوں گا آپ کے بغیر اتنا ہنر اور حوصلہ ہے مجھ میں کے آپکے بغیر اپنے پیروں پر کھڑا ہو سکوں لیکن آپ پچھتائے گے،، میں واپس کبھی نہیں لوٹوں گا کبھی نہیں،،، وہ انگلی اٹھا کر اُنھیں وارن کرتا باہر کی طرف تیزی سے قدم بھرنے لگا

درد کے مارے اس نے پیٹ پر ہاتھ رکھ لیا

"بھائی کیا ہوا رو کیوں رہے ہیں؟،، ادیبہ پریشانی سے اٹھ کھڑی ہوئی لیکن وہ اسے نظر انداز کرتے طلحہ کی کار میں بیٹھتا ہوا کے سنگ گاڑی بھگا لے گیا

،،یہی ہوتا ہے جب انسان کی عقل پر پردہ پڑ جائے تو اسے کسی کی بھی کوئی بات سمجھ نہیں آتی وہ اس پتھر کی طرح ہو جاتا جس سے سر ٹکرا ٹکرا کر خود کو زخمی تو کیا جا سکتا ہے لیکن اُسے پگھلایا کسی طرح نہیں جا سکتا،،

"ادیبہ بھائی کہاں ہیں،،، طلحہ پھولی ہوئی سانسوں سے سارے گھر کا چکر لگا کر اس کے پاس آ رو کا

"وہ تو آپکی گاڑی میں بیٹھ کر ابھی باہر چلے گئے،،،اس نے معصومیت سے جواب دیا

"کیا؟؟"اس نے صدمے سے سر پکڑا

"کہاں ہے راحم؟؟"سبین بیگم اور صلح پریشانی سے اسکے پاس چلی آئیں

"پتہ نہیں کہاں چلے گئے،،،وہ سر کے بال نوچتا بے بسی سے بولا

"کال کرو اُسے۔۔۔"انہوں نے فکر سے اُسے جھنجھورا

"کر رہا ہوں مما کال اٹھا نہیں رہے کیا کروں"اس نے بے بسی سے دوبارہ کال کی

"باباکے پاس چھوڑ کر آیا تھا جھگڑ رہے تھے دونوں میں نے سوچا آپ دونوں کو بولا آؤں جب تک واپس پہنچا تو۔۔۔"اس نے دانستہ طور پر بات ادھوری چھوڑ دی

"کیا مطلب تم نے کہا باباکے پاس ہیں بھائی تو پھر کہاں چلے گئے؟؟" صلح نے پریشانی سے اُسکا ہاتھ پکڑا

"بھائی رو رہے تھے آپ سب سے ناراض ہو کر چلے گئے،،،ادیبہ نے نمی بھری آواز میں کہا صلح نے تڑپ کر اُسے دیکھا

"آپ سب بہت برے ہیں وہ اتنے دن بعد گھر آئے پر آپ لوگوں نے اُن کے ساتھ ایسا سلوک کیا وہ گھر سے چلے گئے،،"وہ شکوہ گو نظروں سے اُنھیں دیکھتی ٹیب وہیں صوفے پر پھینک وہاں سے چلی گئی

اسکی بات پر سبین بیگم صوفے پر ڈھے گئیں آنکھوں سے پشیمانی سے آنسو نکل آئے

"کہاں چلے گئے ہور احم؟ابھی تو گھر آئے تھے"سبین بیگم نے پریشانی سے سر تھاما

"اب کبھی آئے گا بھی نہیں وہ اس گھر میں،،،آزر غنی کی عقب سے آتی آواز نے انھیں مزید صدمے سے دوچار کر دیا

www.novelsclubb.com

"ہوش میں ہیں آپ کیا کہہ رہے ہیں؟" سبین بیگم نے تلملا کر اُنھیں دیکھا

" بالکل صحیح کہہ رہا ہوں،،، جب اولاد باغی ہو جائے تو میں کیا اُنھیں بغاوت سے میرا سر کچلتا دیکھوں؟" وہ غصے سے آگ بگولہ ہوئے

"کیا مطلب کہہ کیا رہے ہیں آپ؟؟" سبین بیگم نے ناسمجھی سے اُنھیں دیکھا

"مطلب یہ کہ انہوں نے ہمیں دھوکے میں رکھا" طلحہ نے متنفر نظروں سے اُنھیں دیکھا

"صرف نام کا وعدہ کیا کہ بھائی کا رشتا مانگنے چلیں گے اصل میں انہوں نے رشتا توڑ کر اپنی بھانجی سے شادی کا وعدہ کیا ہے"

صلح نے بے یقینی سے باپ کو دیکھا

"بابا کیسے کر سکتے ہیں آپ ایسا؟" وہ لایقینی سے نفی میں سر ہلاتی اُن کی طرف بڑھی

" صلح میں نے جو فیصلہ کیا اسکی بھلائی کے لئے کیا اسکی حالت دیکھی ہے تم لوگوں نے دیوانہ ہو گیا ہے وہ،،، وحشت جھلکتی ہے اسکی آنکھوں میں اس لڑکی کے علاوہ کچھ دکھائی نہیں دیتا اُسے،، اس سے دوری ہی اُسکا علاج ہے،،" انہوں نے ہاتھ باندھے بات ختم کر دی

www.novelsclubb.com

"اس سے دوری اُنکی موت ہے آپکو محسوس نہیں ہو رہی اُنکی دیوانگی،،" طلحہ نے غصے پر ضبط کرتے سختی سے کہا

"اگر میرے بھائی کو کچھ ہوا تو آپ کے لئے اچھا نہیں ہو گا،،"

"طلحہ حد میں رہو اُسے دیکھ کر تم بھی اپنی حد بھول گئے ہو،" انہوں نے سختی سے اُسے ٹوکا

"ابھی تو حد میں ہوں لیکن اگر آپ کی طرف سے حد پار ہوئی تو میں ہر لحاظ بھول جاؤں گا انجام کے ذمے دار آپ خود ہونگے" وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اُنھیں بہت کچھ جتا گیا

"غنی صاحب اپنی بہن بھانجی کی ریٹرن ٹکٹ کروائیں اور آج ہی روانہ کریں انہیں" اتنی دیر سے چپ کھڑی سبین بیگم نے آنسو پونچھ کر اُن کے روبرو کھڑے ہوتے دوٹوک انداز میں کہا

"یہ کہیں نہیں جائیں گی" انہوں نے غصے سے آنکھیں دکھائیں

www.novelsclubb.com

"شام تک کا وقت ہے سامان سمیٹ لیں ورنہ ہاتھ پکڑ کر گھر سے نکالوں گی وعدہ ہے میرا "انہوں نے نند سے مخاطب ہو کر کہا اور وہاں سے جاتی جاتی رک گئیں

"اپنی بہن کو ہمیشہ کیلیئے الوداع کہہ کر آیئے گا ان سے ہمارا آج کے بعد کبھی کوئی رشتا نہیں ہو گا۔۔۔

چلو بچو یہاں سے بہن بھائی کو آخری وقت کی باتیں کرنے دو" وہ تلخئ سے کہتی اپنے کمرے میں چلی گئیں اور پیچھے پیچھے وہ دونوں بھی نفرت بھری نظروں سے انھیں دیکھتے سبین بیگم کے ہمراہ ہو لیے

♡♡♡♡♡♡♡♡

بچھڑ کر تجھ سے فنا سا ہوں

لگتا ہے کوئی لوٹی ہوئی دعا سا ہوں

تیرے عکس میں کہیں قید رہ گیا

زندگی میں تیری بے وجہ سا ہوں

"بہت بگاڑ نہیں دیا فرہاد بھائی نے تمہیں جب چاہے منہ اٹھائے چلی آتی ہو" زورین نے کچن میں چائے بناتے ہوئے ہبہ پر جملہ کسا

"دیکھ رہی ہیں امی اسکی زبان دن بہ دن لمبی ہوتی جا رہی ہے میں تو کہتی سعد کی امی کو کل ہیں بلا کر اسے دو بول پڑھا کر فارغ کریں" ہبہ نے زبان دانتوں تلے دبائے جواباً کہا

"تمہیں لگتا ہے اپنی جان پیاری نہیں ہے" زورین بھڑکتے ہوئے کچن سے باہر نکلی

"کیا کمی ہے سعد میں ؟" ہبہ نے ڈھٹائی سے پوچھا

"اتنا پسند ہے تو اپنی نند کا رشتا کر دو اس سے میرے پیچھے کیوں ہاتھ دھو کر پڑی ہو" وہ تیکھی نظروں سے اُسے دیکھتی جلدی سے چائے کی طرف بھاگی

www.novelsclubb.com

"ارے پر وہ مجھے نندوئی کے روپ میں نہیں بہنوئی کے روپ میں پسند ہے" ہبہ نے بتول بیگم کی گھوریوں کو اگنور کرتے ہوئے دوبارہ سے اُسے چھیڑا

"میں نے تمہارا روپ بگاڑ دینا ہے اگر ایک بات اور تم نے اس بات کا ذکر کیا ہو" زورین نے چھلنی اٹھائے اُسے تنبیہ کی

"میں تو کروں گی" ہبہ مزے سے کہتے ہوئے کھڑکی میں آ کھڑی ہوئی اور گلی کا جائزہ لینے لگی

"واہ بھئی آج تو بڑی بڑی گاڑی کی آمد ہو گئی غریبوں کی گلی میں" اس نے برجستہ بولا

زورین چائے لے آئی ٹرے ٹیبل پر رکھ کر اس نے بتول بیگم کو کپ پکڑایا اور بھابھی کو ایک کپ پکڑا کر اسکی چائے لیے کھڑکی کی طرف آ گئی وہ ٹھٹکی نظروں سے نیچے دیکھ رہی تھی

"لو ٹھونسو" زورین نے مذاق میں کہا

"زورین دیکھو یہ راحم ہے ناں؟" ہبہ نے حیرانی سے سرگوشی کی

"کون ؟؟ کہاں ؟؟" زورین نے چونکتے ہوئے جونہی نیچے نگاہ ڈالی تو اس کی جان نکل گئی وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی

"ہبہ یہ یہاں کیا کر رہا ہے ؟؟؟" زورین نے خوفزدہ نظروں سے اُسے دیکھا

"ہاسپٹل سے سیدھا یہاں آیا ہے کیا؟؟" اسکے خوف سے ہاتھ کانپنے لگے

"کیا کھسر پھسر کر رہی ہو تم دونوں ؟" رائنا نے مشکوک انداز میں اُنھیں دیکھا

"کچھ نہیں" ہبہ اُسکا ہاتھ پکڑے کھڑکی بند کرتی اُن کے پاس آ گئی

"سمان نہیں اٹھا ابھی تک " ہبہ نے رائنا کو ٹالنے کے لئے سوال کیا لیکن جان ابھی بھی زورین اور راحم پر اٹکی ہوئی تھی زورین سانس روکے دروازے پر سماعتیں مرکوز کیے ہوئے تھی

"نہیں وہ تو ابھی نہیں اٹھا۔۔۔ تم دونوں کے ہاتھ کیوں کانپ رہے ہیں ؟" رائنا نے اچنبھے سے پوچھا تو بتول بیگم نے ٹھٹھک کر اُن دونوں کو دیکھا

"کیا ہوا ہبہ زوئی چہرے کی ہوائیں کیوں اڑی ہوئی ہیں تم دونوں کی" وہ حیرت سے اُنھیں دیکھنے لگی

"کچھ نہیں ام۔۔۔" ہبہ کی بات دروازے کی دستک سے ادھوری رہ گئی وہ دم بخود سی زورین کو دیکھنے لگی جو بیہوش ہونے کی کاگار پر تھی

دروازہ مسلسل کھٹک رہا تھا اور انکی جان حلق میں اٹکی ہوئی تھی

"بابا چائے تو پیتے جائیں۔۔۔بچے ہی ہونگے نیچے" طالب حامدی کمرے سے نکل کر نیچے کی جانب جانے لگے تو ہبہ نے اُنھیں روکنے کی کوشش کی

ایک بار دیکھ آؤں آ کر پیتا ہوں وہ مسکرا کر اُسے ٹالتے نیچے کی جانب اُتر گئے

"ہبہ سب تباہ ہونے والا ہے" زورین نے کپکپاتی آواز میں سرگوشی کی

"چپ کرو" ہبہ نے رائنا کو متوجہ پا اُسے آنکھیں دکھائیں

www.novelsclubb.com

"تم کیا دیکھ رہی ہو جاؤ سمان کو دیکھو کچھ چاہیے تو نہیں" ہبہ نے ڈپٹ کر اُسے ٹالا وہ پیر پٹختی وہاں سے چلتی بنی بتول بیگم ہکابکا سی دونوں کو دیکھ رہی تھیں ہبہ اٹھ کر سیڑھیوں پر کان لگائے بیٹھ گئی

♡♡♡♡♡♡♡♡

www.novelsclubb.com

"السلامُ و علیکم انکل" راحم کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی

"وعلیکم السلام جی فرمایئے ؟" طالب حامدی نے اُسے پہچاننے کی کوشش کی شکل جانی پہچانی سی معلوم ہو رہی تھی

"مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی تھی"

"مجھ سے ؟" وہ خاصے حیران ہوئے ایک انجان لڑکا یوں دروازے پر کھڑے ہو کر آخر کونسی ضروری بات کرنا چاہتا ہے "بولیں سن رہا ہوں"

"یہاں ؟؟۔۔۔" راحم نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا

انہوں نے قدرے حیرانی سے اُسے دیکھا اور پھر اُسے اندر آنے کا اشارہ کیا اور مہمان خانے میں لے آئے

"جی بولیے کیا خدمت کر سکتا ہوں آپکی" وہ ذہن پر زور دے کر اُسے پہچاننے کی کوشش کر رہے تھے

"دراصل انکل بات میرے کرنے کی نہیں ہے اور شاید آپکو میرا یوں بات کرنا برا بھی لگے "اس نے ہاتھ مسلتے ہوئے تمہید باندھی

"مدعے پر آؤ برخوردار" وہ قدرے اُلجھے

راحم نے کچھ دیر لب کاٹنے کے بعد ہمت مجتمع کر اُنھیں دیکھا

"میں آپکی بیٹی کا ہاتھ مانگنے آیا ہوں" اس نے جلدی سے بول کر ڈرتے ہوئے اُنھیں دیکھا

www.novelsclubb.com

جو حیرت انگیز نگاہوں سے اسکی جرأت دیکھ رہے تھے

"ہوش میں ہو؟؟ کہیں سے بھی منہ اٹھا کر چلے آئے رشتا مانگنے" وہ غصے سے کھڑے ہو گئے

"انکل پلیز برا مت مانیے گا میں کوئی ایرا غیرا لڑکا نہیں ہوں ہم پہلے مل چکے ہیں کچھ عرصہ پہلے ہمارے شوروم میں" وہ معذرت بولا

اسکے یاد دلانے پر اسکا سراپا ان کی آنکھوں میں گھوم گیا کس طرح اس نے بدتمیزی سے ان کے گریبان پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کر رہا تھا" تمہارے گھر والے کیوں نہیں آئے رشتا مانگنے ؟؟" انہوں نے تیکھی نظروں سے اُسے دیکھا تو وہ شرمندگی سے نظریں جھکا گیا

"وہ نہیں آسکتے۔۔ لیکن میں خود اتنا مختار ہوں کہ آپکی بیٹی کو پھولوں کی طرح رکھ سکوں "راحم نے دلاسہ دیا

"گھر والوں کی مرضی کے بغیر آئے ہو؟؟" انہوں نے بھانپتے ہوئے پوچھا

"جی۔۔" اس نے ندامت استسفار کیا

www.novelsclubb.com

"میری طرف سے نا ہے تم جا سکتے ہو" انہوں دو ٹوک انداز میں بات ختم کردی

"انکل پلیز مجھ پر بھروسہ رکھیں میں زورین کو کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دوں گا ہمیشہ خوش رکھوں گا اُسے"

"تمہیں میری بیٹی کا نام کیسے پتہ ہے؟!" طالب حامدی غصّہ ضبط کرتے ہوئے چلائے انکی بات پر وہ قدرے گڑبڑا گیا

"انکل۔۔۔" اسکے ذہن سے سارے لفظ معدوم ہوگئے

"دفع ہو جاؤ یہاں سے اس سے پہلے کے میں تمہارے مہمان ہونے کا لحاظ بھول جاؤں" انکی آنکھوں میں سرخی اُتر آئی

"انکل پلیز۔۔۔ میرا یقین کریں میں غلط انسان نہیں ہوں" وہ منت بھرے لہجے میں بولا

طالب حامدی نے اُسے ہاتھ سے پکڑ کر دروازے سے باہر کردیا

"دوبارہ یہاں مت دکھنا ورنہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہوگا!" انہوں نے انگلی اٹھا کر وارن کیا اور پوری قوت سے دروازہ بند کردیا وہ کچھ دیر بے بسی سے بند دروازے کو تکتا رہا

"آہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" پھر غصے سے چلاتے ہوئے گاڑی کے ٹائروں پر زور زور سے پاؤں مارنے لگا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ دیکھ غصے میں وہاں سے چلا گیا

اک ہم ہوں اک تو ہو ہم نوائی نا ہو

تو سامنے بیٹھے غیروں کی طرح شناسائی نا ہو

تیری یاد آنکھوں میں ٹھہرے اور تنہائی نا ہو

عشق کروں تجھ سے اور کیسے ممکن ہے بے وفائی نا ہو

www.novelsclubb.com

♡♡♡♡♡♡♡♡

طالب حامدی نے گہری سانس بھر کر غصّہ پینے کی کوشش کی مگر ناکام رہے

"زورین" وہ دل دہلا دینے والی آواز میں پکارتے ہوئے اوپر بڑھے

زورین کے کان سائیں سائیں کرنے لگے ہبہ جلدی سے اٹھ کر اسکے پاس چلی آئی

"کیا کر دیا لڑ کیو؟"بتول بیگم نے انکی آواز سے دہل کر دل پر ہاتھ رکھا

"ہبہ مجھے بچالو بابا مار ڈالیں گے مجھے "زورین سہم کر ہبہ کے عقب میں چھپ گئی

"زورین کون تھا وہ؟؟"انہوں نے ہبہ کے عقب سے زورین کو بازو سے کھینچ کر اپنے روبرو کرتے پوچھا

انکی آنکھوں کی سرخی اسکی جان نکال رہی تھی وہ سہمے ہوئے زاروقطار رونے لگی

"بابا چھوڑیں اسے" ہبہ روتے ہوئے اُسے اُنکے ہاتھوں سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی

"کس کی شہ پر آیا تھا وہ بے غیرت یہاں؟"انکی آواز پر سمان بھی جاگ آیا

"بابا میں نہیں جانتی"اس نے اُنکے خوف سے جھوٹ بولا مارے دہشت اُسکا جسم لرزنے لگا

www.novelsclubb.com

"حامدی صاحب کیا کر رہے ہیں آپ بچی کی حالت دیکھیں مر جائے گی وہ" بتول بیگم روتے ہوئے گڑگڑا رہی تھیں

"آپ دور رہیں!" انہوں نے انگلی اٹھا کر تنبیہہ کی

"زورین میں تمہیں زمین زندہ گاڑھ دوں گا کب سے چل رہا یہ سب؟" وہ اب اُسے دونوں بازوؤں سے پکڑے جھنجھوڑ رہے تھے

"شریف زادی کے کارنامے آگئے ناں سب کے سامنے پورے خاندان میں شرافت کے جھنڈے گاڑے ہوئے تھے" رائنا نے تمسخرانا مسکراتے ہوئے خود کلامی کی

"میں نے کچھ نہیں کیا ہے بابا قسم سے میرا یقین کریں" زورین ہاتھ جوڑے سسکتے ہوئے بول رہی تھی

"کچھ نہیں کیا تو وہ یہاں کیسے آیا اُسے تمہارا نام کیسے پتہ تھا بے شرم لڑکی" انہوں نے غصے سے بے ضبط ہوتے اُسے مارنے کے لیے ہاتھ اٹھایا

"بابا کیا کر رہے ہیں بیٹی پر ہاتھ اٹھائیں گے؟" سمان نے جلدی سے اُنکا ہاتھ تھام لیا

www.novelsclubb.com

طالب حامدی نے تنفر سے جھٹکے سے اسے چھوڑا وہ بے سہارا ہو کر صوفے پر جا گری اور زار و قطار رونے لگی ہبہ نے جلدی سے اُسے اپنی بانہوں کے حصار میں بھر لیا بتول بیگم سر پکڑے زار و قطار روئے جا رہی تھیں

"شک تو مجھے اسی دن ہاسپیٹل میں ہو گیا تھا" طالب حامدی غصے سے بپھرے

"بابا زورین پر شک کر رہے ہیں آپ؟؟" سمان نے حیرانگی سے کہا

"کیسے شک نا کروں میں وہ وہی شوروم والا لڑکا تھا جس کے باپ کی گاڑی کا میرے ساتھ ایکسیڈنٹ ہوا تھا پھر اسی نے اسکی تمہارے ایکسیڈنٹ والے دن مدد کی تھی"

"بابا اتفاق بھی ہو سکتا ہے ناں" سمان نے جلدی سے کہا

"اتفاق کیسا اتفاق؟" وہ غصے سے چلائے

"اس دن اس نے خودکشی کی نیت سے خواب آور گولیاں کھا رکھی تھیں ایسی حالت میں وہ اسکی مدد کرنے کیسے پہنچ گیا؟" وہ جواب طلب نظروں سے سمان کو دیکھ رہے تھے اور سمان بے بسی سے زار و قطار روتی زورین کو

www.novelsclubb.com

"بابا زوئی کو میں لے کر گئی تھی مال اور چھوڑ کر بھی میں آئی تھی جو سزا دینی ہی مجھے دیں زوئی سے کیوں بدگمان ہو رہے ہیں آپ" ہبہ نے ہمت کر کے اس کے حق میں آواز اٹھائی

"تم چپ کرو یہ ساری تمہاری دی ہوئی شہ ہے جو آج یہ دن دیکھنا پڑ رہا ہے ہمیں وہ لڑکا ہاسپٹل سے ڈسچارج ہو کر سیدھا رشتا مانگنے چلا آیا اور تم لوگوں کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا آنکھ میں شرم تک نہیں۔۔۔"

"تو اسکا مطلب یہ تو نہیں ہوا ناں کے زوئی نے کچھ غلط کیا ہی اگر وہ زوئی کی مدد اور ہمدردی سے متاثر ہو کر رشتہ مانگنے چلا آیا تو کیا زورین کا اسکے ساتھ غلط رشتہ بنا لیں گے آپ؟" سمان جھنجھلایا

"اور نام کا کیا ہے زورین نے جب ہاسپٹل کا فارم بھرا ہو گا تو لکھ دیا ہو گا اپنا نام اور آجکل کے ڈیجیٹل دور میں کتنا وقت لگتا ہے کسی کا نام پتہ نکلوانے میں" سمان نے رسائی سے اُنھیں سمجھایا تو وہ قدرے نرم پڑ گئے "آفرین ہے تم لوگوں پر" اور غصے سے ہاتھ جھٹکتے اپنے کمرے میں چلے گئے ہبہ نے تشکر نظروں سے سمان کو دیکھا وہ زورین کو سنبھالنے کا اشارہ کرتا اُن کے پیچھے چل دیا

زورین نے بے بسی سے ہبہ کو دیکھا بتول بیگم آنسو پونچھتی نوافل پڑھنے اٹھ گئیں اور رائنا اوپر اپنی امی کے گھر چلتی بنی

"ہبہ میں نے کہا تھا ناں وہ سب تباہ کر دے گا میں بابا کو سب کچھ بتا دوں گی میری کوئی غلطی نہیں ہے میں نے اُسے کسی قسم کا بڑھاوا نہیں دیا ہے" زورین دیوانوں کی طرح بولتے ہوئے اٹھی

"زوئی دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا سمان بات کرنے گیا ہے نہ بابا سے" ہبہ نے اُسے غصے سے کھینچ کر واپس بٹھایا

"ہبہ مجھے بابا کی نظروں میں گرا دیا اس نے اس سے اچھا وہ مر ہی جاتا میں کیوں لے کر گئی اسکو ہاسپٹل وہ مر جاتا تو آج یہ دن نا دیکھنا پڑتا مجھے میں اپنے بھائی اور باپ کی نظروں میں نہ گرتی کاش میں نے اُسے کال نا کی ہوتی" وہ ہبہ کے گلے لگی بلک بلک کر رو دی

"زوئی مت بولو ایسے اس دن بھی ایسے ہی بولا تھا تم نے سمان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ایسے مت کہو بے قصور لوگوں کو کی گئی بد دعائیں پلٹتی ہیں" ہبہ نے اُسے سختی سے ٹوکا

"وہ بے قصور ہے ہبہ ؟اس نے مجھے ٹارچر کر کر کے میری زندگی جہنم بنادی ہے اور تمہیں بے گناہ لگ رہا ہے" زورین غصے سے دبی آواز میں چلائی

"کسی کا گناہ ثواب طے کرنا صرف خدا کے اختیار میں ہے ہم انسانوں کے نہیں۔۔۔ میں کہہ رہی ہوں ناں سمان بابا کو منالے گا تم اُسے یا خود کو قصور مت دو" ہبہ نے درد سے پھٹتے سر کو ہاتھوں میں گرالیا زورین دانت بھینچے غصے سے کھڑی ہوگئی اور بے قراری سے ٹہلنے لگی تبھی اس کی نظر موبائل پر پڑی تو اس کا غصے سے دماغ گھوم گیا

" صیحیح کہہ رہی ہو تم ہمارا کوئی قصور نہیں قصور تو سارا اسکا ہے "اس نے موبائل اٹھا کر پوری قوت سے فرش پر دے مارا ہبہ نے ڈر کے جھرجھری لی

" زورین پاگل ہوگئی ہو کسی دن ماری جاؤ گی اپنے اس غصے کی وجہ سے " ہبہ نے اُسے جھنجھوڑتے ہوئے سر پیٹا موبائل ریزہ ریزہ ہو کر فرش پر بکھر گیا

♡♡♡♡♡♡♡

ہوئی ہے بے اثر دعا بھی تو دوائیں کیا کریں

"بابا۔۔۔" سمان دروازہ ناک کرتا اندر داخل ہو گیا وہ اضطرابی حالت میں کمرے کے چکر کاٹ رہے تھے

"بابا اتنا سا اعتماد تھا آپکو اپنے بچوں پر" سمان نے تاسف بھرے لہجے میں پوچھا

"کوئی نامحرم لڑکا تن تنہا آکر میری بیٹی کا نام لے کر بولے میری اس سی شادی کروادیں تو میں اور کیا سوچوں گا؟" وہ غصے سے بھڑکے اور پھر نادم سے سر جھکا کر بیڈ پر بیٹھ گئے

"سمان اس نے بات ہی ایسے کی تھی کہ میرا اعتماد ڈگمگا گیا میں اپنی ہی نظروں میں چور بن گیا" بے کسی سے اپنی کیفیت بیان کر رہے تھے

www.novelsclubb.com

"بابا لیکن زورین۔۔۔۔۔" سمان کی بات ادھوری رہ گئی اُنکا سائیڈ ٹیبل پر پڑا فون رنگ کرنے لگا انھیں یوں ہی بیٹھے دیکھ سمان نے آگے بڑھ کر موبائل اٹھایا

"کال کٹ کر دو مجھے ابھی کسی سے بات نہیں کرنی" انہوں نے بے دلی سے کہا

"بابا زوئی کے ڈاکٹر کی کال ہے" سمان نے موبائل انکی طرف بڑھایا تو دلِ ناچار انہوں نے کال اٹینڈ کر کے اسپیکر پہ ڈال دی

"السلام و علیکم ڈاکٹر۔۔ خیریت آپ نے مجھے کال کی" وہ متفکر لہجے میں بولے

"و علیکم السلام۔۔ آپ ہاسپٹ آ سکتے ہیں زورین کی رپورٹس آ گئی ہیں اسی کے بارے میں بات کرنی تھی" دوسری جانب سے انکی سوچ میں ڈوبی آواز ابھری

"سوری ابھی فی الحال میں ہاسپٹل نہیں آ پاؤں گا آپ مجھے کال پہ ہی بتا دیں۔۔ رپورٹس ٹھیک تو آئی ہیں ناں؟" طالب حامدی قدرے فکر مند ہوئے

"دیکھیے اب تک مجھے لگ رہا تھا کہ شاید بیماری کا پھیلاؤ کم ہے اسی لیے آپکو دلاسے میں رکھا ہوا تھا لیکن۔۔۔" انہوں نے دانستہ طور پر بات ادھوری چھوڑ دی

www.novelsclubb.com

"لیکن کیا ڈاکٹر ؟" وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے اُنکا دل بے چینی سے دھڑکنے لگا سمان بھی پوری متوجہ سے اُن کے اگلے جواب پر سماعتیں لگائے ہوئے تھا

"ایم سوری لیکن اُنکے جسم میں دل اور دماغ کے علاوہ سارے اور گنز بری طرح سے ختم ہو چکے ہیں ان کے پیٹ میں موجود کینسر بری طرح سے پھیل چکا ہے۔۔۔" انکی بات پر طالب حامدی قدرے لڑکھڑا گئے

"بابا۔۔" سمان نے آگے بڑھ کر اُنھیں سہارا دیا اور اُن کے ہاتھ سے موبائل لے لیا

"ایم سوری مجھے کہنا تو نہیں چاہیے مگر ان کے پاس زیادہ ٹائم نہیں بچا"

"ڈاکٹر یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔ ایسے کیسے ہو سکتا ہے یوں اچانک سے کوئی تو علاج ہو گا؟" سمان کی آواز میں ڈر واضح تھا

"دیکھو بیٹا اسکا کوئی علاج نہیں ہے ہاں لیکن ہم ٹریٹمنٹ کے ذریعے کچھ عرصے تک اسکی سانسیں بحال کر سکتے ہیں لیکن جیسی زندگی وہ اس عرصے میں جیئے گی اس سے موت ہی بہتر ہے اسی لیے میرا مشورہ یہی ہے کہ اُسے زیادہ سے زیادہ خوش رکھیں اور جتنی زندگی سکون سے گزار

سکتی ہے اُسے گزارنے دیں" انہوں نے تفصیلاً بتا کر ساری امیدیں ختم کر دیں طالب حامدی سر پکڑے بیڈ پر ڈھے گئے

"کت۔۔کتنا وقت ہے اس کے پاس؟" پوچھتے ہوئے سمان کی زبان لڑکھڑا گئی

"چند ہفتے یا پھر چند دن شاید" سمان کی سانس کھینچ گئی دل پر مانو کسی نے برچھے چلا دیے ہوں

"ایم سوری" انھیں خاموش پا کچھ توقف کے بعد ڈاکٹر نے کال ڈراپ کر دی

سمان" طالب حامدی کے برابر بیٹھ گیا اُنکی آنکھوں سے آنسوؤں کی ایک لڑی ٹوٹ کر اُنکی داڑھی میں جذب ہو گئی

"بابا اب؟؟" سمان نے آنسو ضبط کرتے ہوئے اُنکی جانب دیکھا وہ گہری سوچ میں ڈوبے لاچاری سے لب کاٹ رہے تھے

"بابا سب کو سچ بتا دیں؟" سمان نے اُنھیں کندھے سے ہلایا تو وہ بے بسی سے اُسے دیکھ کر رہ گئے

"کیا بتاؤں باہر جاکر کہ اس کی موت کا فرمان آیا ہے اس کی ماں اس عمر میں اسکی شادی کا جوڑا سینے کی بجائے اُسکا کفن۔۔۔۔۔" کانپتی آواز سے بولتے ہوئے اُن کے الفاظ گم ہو گئے سمان کی آنکھوں سے آنسو بے ضبط ہو کر بہہ نکلے زبان منہ میں ساکن ہو گئی

"میں کیا کہوں سمان بتاؤ مجھے ؟" وہ لاچار سے سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھ رہے تھے سمان بے زباں سا سر جھکا گیا

چند ثانیے بعد جانے اُنھیں کیا سوجھی وہ اچانک سے کھڑے ہو گئے اور باہر کی طرف چل دیئے

"بابا۔۔۔" سمان دہل کر اُن کے پیچھے ہوا

اُن کے کمرے سے نکلنے پر سب دم بخود کھڑے ہو کر اُنھیں دیکھنے لگے بتول بیگم بھی جائے نماز سمیٹی اُنکی طرف دیکھنے لگی

"بتول بیگم سعد کے گھر والوں کو بلائیں اور ایک ہفتے کے اندر اندر رخصتی کروائیں اسکی" طالب حامدی نے بیٹی کے آنسو سے تر چہرے پر سے نظریں چراتے ہوئے فیصلہ سنایا سب ہکا بکا اُنھیں دیکھنے لگے

www.novelsclubb.com

"بابا میں اتنی بے اعتبار ہو گئی ہوں آپ کے لیے؟" زورین نے ٹوٹی ہوئی آواز سے پوچھا

"مجھے معاف کر دینا میری بچی" وہ دل ہی دل میں آنسو پیتے ہوئے چہرہ موڑ کر نیچے کی طرف بڑھ گئے

"بابا یہ کیا کہہ کر جا رہے ہیں آپ۔۔۔؟" ہبہ نے شک ہوتے ذہن سے اُنھیں پیچھے سے پکارا

"سمان کچھ بولو ناں بابا کو خاموش کیوں کھڑے ہو" ہبہ بے بسی سے چلائی

"رو کیوں رہے ہو تم بات کرو ناں جا کر بابا سے" ہبہ اسے جھنجھوڑتے ہوئے چیخ رہی تھی اور وہ نادم سا سر جھکائے خاموش کھڑا تھا بتول بیگم صوفے کا سہارا لیے زمین پر بیٹھتی چلی گئیں

زورین ٹوٹے ہوئے کانچ کی طرح صوفے پر گر گئی

"زوئی میں بابا سے بات کروں گی ایسا کیسے کر سکتے ہیں وہ" ہبہ نے اُسکا چہرہ ہاتھوں میں تھامے اُسے تسلی دینی چاہی مگر وہ پتھرائی آنکھوں سے بس اُسے دیکھتی رہ گئی

www.novelsclubb.com

♡♡♡♡♡♡♡♡

اسکے زہر کا اثر رہا بہت دیر تک

میں اسے بچھڑتے دیکھتا رہا بہت دیر تک

سانسیں اکھڑتی رہیں آہستہ آہستہ

خود کو تباہ ہوتے دیکھتا رہا بہت دیر تک

راحم بنا سوچے سمجھے غصے میں کار ڈرائیور کر رہا تھا دن ڈھلنے کو تھا مگر وہ مسلسل ڈرائیو کیے جا رہا تھا

"کوئی نہیں مان رہا میری بات،،، کسی کو سمجھ نہیں آرہی ہے میری بات۔۔۔ کچھ ایسا کر جاؤں گا سب پچھتائیں گے سب کے سب"" وہ مسلسل چیخ چیخ کر بولتے ہوئے ہارن بجائے جا رہا تھا

تبھی یو ٹرن لیتے ہوئے ایک آدمی اس کے سامنے لڑکھڑاتا ہوا آگیا اس نے اُسے بچانے کیلئے کار دوسری طرف گھمائی تو وہ بے قابو ہو کر درخت میں جا لگی راحم کا سر بری طرح سے اسٹیرنگ سے ٹکرایا

اس نے کراہتے ہوئے درد سے پھٹتے سر کو تھاما اور غصے سے کار سے نکل کر اسکی طرف بڑھا

"اندھے ہو دیکھ کر نہیں چل سکتے؟" راحم نے غصے سے اپنی طرف پلٹایا وہ لڑکھڑا کر نیچے گر گیا

نشے میں دھت آنکھیں،، مٹی سے اٹے بال،، غلیظ کپڑوں اور جان لیوا بدبو سے گھبرا کر راحم دو قدم پیچھے ہٹا

اس نے مشکل سے آنکھیں کھول کر راحم کو دیکھا اور پھر مسکرا کر اس کے قدموں سے لپٹ گیا

"چھوڑو مجھے" راحم کے ڈر کے مارے اوسان خطا ہو گئے اس نے اسے جھٹکنا چاہا

www.novelsclubb.com

"صاحب جی ایک بوتل لے دو صرف ایک بوتل" وہ گڑگڑاتے ہوئے اس کے پیروں کو مضبوطی سے پکڑے ہوئے تھے

"چھوڑو مجھے دور ہٹو" راحم نے رومال ناک پر رکھتے ہوئے اُسے جھڑکنا چاہا مگر وہ تھا کہ چھوڑنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا

"اچھا۔۔اچھا لے کر دیتا ہوں چھوڑو مجھے" راحم نے ہار مانتے ہوئے کہا

"ہیں لے دو گے؟" اس نے خوش ہوتے اسکی طرف دیکھا

"ہاں ایک کیا دو لے دوں گا بس چھوڑو مجھے" راحم نے سانس روکتے ہوئے جلدی سے کہا تو وہ اس کے روبرو کھڑا ہو گیا

"چلیں" اس نے خوش ہوتے ہوئے کہا

"میں پیسے دیتا ہوں جاؤ خود لے لو" راحم نے والیٹ سے پیسے نکال کر اُسے دیے تو وہ خوشی سے جھوم اٹھا

www.novelsclubb.com

" یہاں آس پاس تو کوئی ہوٹل یا کچھ اور نہیں دکھ رہا کہاں سے لو گے بوتل ؟"راحم نے وحشت سے ادھر ادھر دیکھا

صبح سے اس نے بھی کچھ نہیں کھایا تھا پیاس سے اس کا گلا سوکھ رہا تھا

"ہوٹل سے تھوڑی ملتی ہے"وہ عجیب طریقے سے ہنستا ہوا سڑک کے دوسری طرف چل دیا راحم نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا اور پھر سر پکڑتے کار میں آبیٹھا وہ کار میں پانی تلاش کرنے لگا لیکن اُسے کچھ بھی نہ ملا

"طلحہ یار پانی تو رکھا کرو"وہ غصے سے جھنجھلایا اور پھر چابی گھمائی تو کار اسٹارٹ نا ہوئی

"Danm it"اس نے غصے سے اسٹیرنگ پر ہاتھ مارے

www.novelsclubb.com

راحم نے بے بسی سے ارد گرد دیکھا تو دور سے اُسے وہی شخص جاتا ہوا دکھائی دیا وہ جلدی سے گاڑی سے اتر کر اس کے پیچھے ہو لیا شام ڈھل رہی تھی اور اُسکا پیاس سے برا حال تھا اُسے آہستہ آہستہ تھوڑی آبادی سی دکھنے لگی چند مکانات لالٹینوں کی روشنی میں جگمگا رہے تھے وہ ڈرتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا سب لوگ اُسے گھور رہے تھے

وہ شخص ایک چھوٹی سی دکان کے سامنے رکا اور دو بوتلیں لے کر آگے بڑھ گیا

"بھائی صاحب پانی ملے گا؟!"راحم نے آگے بڑھ کر پوچھا

"پانی نہیں ہے یہاں بوتل ملتی ہے چاہیے؟"دکاندار نے کر ختگی سے کہا

راحم نے نا سمجھی سے اُسے دیکھا

"ہاں دے دیں دو بوتل" چہرے پر ضرب لگا وہ شخص اُسے ڈرا رہا تھا اس پاس کے لوگ بھی حقہ پھونکتے مشکوک نظروں سے اُسے دیکھ رہے تھے اس نے جلدی سے والیٹ سے 5 ہزار کا نوٹ نکال کر اُسے دیا

"کچھ اسنیکس وغیرہ بھی دے دیں"اس نے بوتل کا ڈھکن کھول کر منہ سے لگائی اور پھر اسی وقت تھوک دی

"یہ کیا ہے؟"اس نے کڑواہٹ کو منہ سے صاف کرتے ہوئے پوچھا

"بوتل۔۔۔"وہ اُسے ڈھٹائی سے بے تاثر لہجے میں بولا جس پر راحم دانت پیس کر رہ گیا

"پانی نہیں ملے گا یہاں آس پاس کسی سے؟"راحم نے ارد گرد کے گھروں کو دیکھا

www.novelsclubb.com

"آپکا سامان "اس نے اسنیکس کا شاپر اسکی طرف بڑھا کر سگریٹ جلالی باقی پیسے نا اس نے دیے نا راحم کی مانگنے کی ہمت ہوئی وہ غصیلی نظروں سے اُسے دیکھتا واپس کار کی طرف چل دیا شام اندھیرے میں ڈوب رہی تھی وہ جلدی جلدی چلتا کار تک پہنچا اس نے موبائل آن کیا تو سگنل نہیں تھے

دلِ ناچار اُسے اس بوتل کے کڑوے گھونٹ بھرنے پڑے وہ کڑواہٹ سے کھانس رہا تھا اس نے جلدی سے بسکٹ کا پیکٹ کھول کر 2 بسکٹ منہ میں ڈالے

"کیا ہے یہ ؟"راحم نے شفاف شیشی کو غور سے دیکھا لیکن اُسے کچھ سمجھ نہیں آیا

پیاس اور بھوک کے مارے وہ دونوں بوتلیں اور سارے اسنیکس ختم کر گیا۔۔اس نے ٹشو سے منہ صاف کر کے سیٹ کی بیک پر سر ٹکایا اور موبائل اٹھا کر دوبارہ سے سگنلز چیک کرنے لگا لیکن سوائے مایوسی کے اُسے کچھ نہ ملا اور پھر زورین کی تصویریں نکال کر دیکھنے لگا جوس والی تصویر دیکھتے اسکے چہرے پر بے اختیار مسکان پھیل گئی

"میری محبت میں اتنی شدت کیوں نہیں ہے کہ تم میری ہو جاؤ؟" راحم نے محبت سے اس کے چہرے کو چھوتے ہوئے بے بسی سے خود کلامی کی تبھی اس کی آنکھیں دھندلانے لگی اور نے پلکیں جھپک جھپک کر کھولنا چاہی مگر خماری تھی کہ بڑھتی جا رہی

"یہ کیا ہو رہا ہے مجھے؟" اُس کا دل گھبرانے لگا اس نے ڈرتے ہوئے آبادی کی طرف دیکھا اور جلدی سے دروازے لاک کر لیے

"کیا پی لیا میں نے؟" وہ آنکھیں زبردستی کھولتے ہوئے سمجھنے کی کوشش کرنے لگا

"شّش۔۔ شراب؟!!!"" اس نے صدمے سے خالی بوتلوں کو دیکھا اور پھر دماغ سن پڑنے لگا اسکی آنکھیں بند ہو گئیں۔۔۔۔۔

♡♡♡♡♡♡♡♡

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: